إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۱۳۸

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

نمبر ۸۹ | ۹ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۵ جنوری ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۲۱ جنوری کی فیروز پور چھاؤنی سے اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دوران سفر میں حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ ۲۱ تاریخ لاہور سے روانہ ہو کر اڑھائی بجے قصور پہونچے۔ وہاں سے مغرب کے بعد فیروز پور تشریف لائے۔

۲۵ جنوری کو حضور کی ایک پبلک تقریر قصور میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

کئی روز سے سخت شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے نمونیہ وغیرہ کی تاحال کوئی شکائت نہیں سنی گئی ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کے لئے تازہ بتازہ سامان تقوےٰ

(فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۳ء)

فرمایا۔ "جس طرح اللہ تعالےٰ تازہ بتازہ سامان تقوےٰ کے جماعت کے واسطے یہاں طیار کر رہا ہے۔ دوسری جگہ اس کا نشان نہیں ہے۔ یہ لوگ الہام اور تقوےٰ سے دُور ہوتے جاتے ہیں۔ اور اہلِ حق کی علامات بتانے سے قاصر ہیں۔ اور صادق اور کاذب کے درمیان مابہ الامتیاز قائم نہیں کر سکتے۔ ہماری مخالفت میں وہ یہاں تک پہونچ گئے ہیں۔ کہ جو کچھ صادق کے لئے خدا نے مقرر کیا تھا۔ وہ سب کاذب کو دے دیا۔ تقوےٰ کا ادنےٰ درجہ یہ تھا۔ کہ کم از کم خاموش ہی رہتے۔ اور دیکھتے۔ کہ اگر ہم کاذب تھے۔ تو خود ہی تباہ ہو جاتے۔ مگر کیا کریں۔ ان کی وہی مثال ہے۔ لهم قلوب لا يفقهون بها۔"

(الحکم ۷۔ فروری ۱۹۰۳ء)

صاحبزادہ میرزا مظفر احمد صاحب رو بصحت ہیں

۲۲ - جنوری ۱۹۳۴ء کو جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم - اے کی طرف سے جو تار حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے کی خدمت میں پہنچا - وُہ مظہر ہے - کہ صاحبزادہ میرزا مظفر احمد صاحب خدا کے فضل سے رو بصحت ہیں - فالحمد للہ علےٰ ذالک احباب عزیز موصوف کی کامل صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ٭

تبلیغی اشتہارات کا بقایا جلد ادا کیا جائے

گزشتہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر جماعتوں نے اشتہار ندائے ایمان اور تبلیغی دو ورقہ برائے تقسیم قیمتاً منگوائے تھے - اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک ان کی قیمت نہیں ملی - اب چونکہ آئندہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بھی ایک ٹریکٹ شائع کرنے کا ارادہ ہے - جب تک پچھلا بقایا صاف نہ ہو - آئندہ ٹریکٹ شائع کرنے میں دقت پیش آئیگی اس لئے جن جماعتوں کے ذمہ بقایا ہے - وُہ بہت جلد اپنا بقایا بھیجدیں ٭

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

سالانہ تبلیغی گوشوارہ کے متعلق اعلان

"الفضل" نمبر ۸۲ - مورخہ ۹ - جنوری ۱۹۳۴ء میں میں نے سالانہ گوشوارہ تبلیغی کارکنان جماعت ہائے کا اس لئے شائع کیا تھا - کہ وُہ اپنے اپنے کام کو دیکھ لیں - اگر کسی کے کام میں کمی دکھائی گئی ہو - تو وُہ فوراً اطلاع دیں - تاکہ اصل رپورٹ شائع کرنے سے پہلے اصلاح کی جا سکے - مگر جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی - بہت جلد اپنے اپنے کام کو دیکھ کر اطلاع دیں -

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان

صوبہ بہار کے احمدیوں کے متعلق اطلاع

چونکہ صوبہ بہار میں زلزلہ سے خطرناک تباہی آئی ہے - اس لئے وہاں کے احمدی احباب کی خیریت دریافت کرنے کی غرض سے نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تار دیا گیا تھا - سو بھاگل پور - مونگھیر اور ارین کے احباب کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہو گئی ہے - کہ خدا کے فضل سے وُہ سب بخیریت ہیں - البتہ مونگھیر میں مالی نقصان ہوا ہے - باقی جگہوں کے احباب کی خیریت کے متعلق پھر تار دیا گیا ہے ٭

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کا خاص دن

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۴ - مارچ ۱۹۳۴ء کا دن مقرر فرمایا ہے - اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ احباب کی سہولت - اور غیر مسلم اصحاب کی آسانی کی خاطر ایک ٹریکٹ بھی شائع کرے گی - احباب کرام کو چاہیئے - کہ ۴ - مارچ ۱۹۳۴ء کو یوم التبلیغ منانے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں - تاکہ اپنے غیر مسلم دوستوں کے سامنے اسلام ایسا قیمتی تحفہ اس عمدگی - اور خوبی کے ساتھ پیش کر سکیں - کہ وُہ خوش ہوں - اور آئندہ اسلام کے متعلق ان کی دلچسپی بہت بڑھ جائے ٭

اس کے لئے سب سے زیادہ ضروری چیز شیرینیٔ زبان - اور عمدگیٔ کلام ہے - چنانچہ تبلیغ کا فرض انجام دینے والوں کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک خاص حکم یہ فرمایا ہے - کہ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ - یعنی جن لوگوں کو تم اپنے رب کے رستہ کی طرف بلاؤ - انہیں عمدگی - اور خوش کلامی سے مخاطب کرو - پس ہر احمدی کو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے - اور کسی رنگ میں بھی کسی کے لئے باعثِ ملال نہیں بننا چاہیئے ٭

ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان ٭

درخواست اخبار

تلونڈی راماں میں چند احمدی ہیں - جو بہت غریب ہیں - مگر وہاں تبلیغ احمدیت کے لئے اخبار کی سخت ضرورت ہے - کوئی بھائی کچھ عرصہ کے لئے جاری کرا کر عند اللہ ماجور ہوں -

اسی طرح علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بھی اخبار کی ضرورت ہے جہاں صرف ایک احمدی ہے - اور وُہ بھی غریب - وہاں بھی کوئی دوست جاری کرا دیں ٭

ڈاکٹر محبوب عالم اب کہاں؟

ڈاکٹر قاضی محبوب عالم صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے - اپنے تو اپنے بیگانوں سے بھی ان کے تعلقات اپنوں سے کم نہ تھے - ہر ایک سے محبت و الفت کا سلوک کرتے - اور اپنے اعلےٰ اخلاق کے ذریعہ انہیں گرویدہ بنا لیتے - ذیل میں بجے پور کے جہاں ڈاکٹر صاحب مرحوم ایک عرصہ رہے - ایک معزز ہندو لالہ لچھمی نارائن صاحب سخا کی نظم درج کی جاتی ہے - جو انہوں نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی وفات پر لکھی تھی -

تھے جنہیں درماں طلب سائل عزیز | فکر درماں تھی جنہیں کامل عزیز
جیسے ہو بہرِ دُعا مائل عزیز | وُہ محبِ عالم و ہر دل عزیز

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

اُن کو ہوتے ہی نہ دیکھا تُرش رُو | اور نہ حجت میں کسی سے دُو بدُو
تھے سبھی خوش اس قدر تھے نیک خُو | وُہ سراپائے شرافت ہُو بہُو

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

اک سعید اور اک لطیف ذو فنوں
دو پسر اُن کے ہیں کیا تمثیل دُوں
کم نہیں ہیں گو نہیں اُن سے فزوں
جانشیں بھی ایسے ہیں پر کیا کہوں

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

یوں مریض آتے تھے ان کے پاس سب
لطف تھا فکرِ شفا بھی روز و شب
تھا یہی تسخیرِ عالم کا سبب
یادگار اُن کے ہیں اخلاقِ مطب

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

رنجِ عالمگیرِ عالم دیکھئے
غم زدہ تصویرِ عالم دیکھئے
صُورتِ تغئیرِ عالم دیکھئے
خوبیٔ تقدیرِ عالم دیکھئے

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

زیست اُن کی ہے کریں جو کام نیک | نیک نامی ہے فقط انجام نیک
کہہ رہے ہیں اُن کو خاص و عام نیک | ہے بقا عالم کی بس اک نام نیک

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

عالمِ علمِ مبینِ قادیاں | پیند گوئے بہترینِ قادیاں
حامیٔ شرعِ متینِ قادیاں | وُہ علم بردارِ دینِ قادیاں

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

اُن کے ہاتھوں میں شفا تھی سر بسر | ہوتے تھے بیمار اچھے بیشتر
ہے دواؤں میں بھی گو وُہ ہی اثر | ڈاکٹر ہونے کو صدہا ہیں مگر

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں

اب کہاں دردآشنا پیدا کرے | کون الٰہی لطف سے اچھا کرے
فضل ہے گر فضل تو اپنا کرے | اب سخا بیمار ہو کر کیا کرے

ڈاکٹر محبوبِ عالم اب کہاں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

63

نمبر ۸۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ شوال ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ظہور

۱۵ جنوری کا ہیبت ناک زلزلہ

دو باتیں

گزشتہ پرچہ میں زلزلوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں دو باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل ہند کو خصوصیت کے ساتھ ان زلزلوں کی خبر دی۔ اور ان سے پیدا ہونے والی ہلاکت اور بربادی سے ڈرایا ہے۔ اور دوسری یہ کہ جن الفاظ میں آپ نے ہیبت ناک تباہی اور ہلاکت کا نقشہ کھینچا ہے۔ ۱۵ جنوری کے زلزلہ نے حرف بحرف انہیں پورا کر دیا ہے۔

اہل ہند سے خطاب

پہلے ہم اول الذکر بات کو لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا میں بھی آئیں گے۔"

اس میں اور زیادہ تخصیص پیدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔"

اہل ہند کو کیوں مہلت دی گئی

ان الفاظ سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل ہند کو طوفانوں اور زلزلوں کے ذریعہ آنے والی ہولناک تباہیوں کی نہایت وضاحت کے ساتھ خبر دی۔ اور انہیں ہیبت ناک بربادیوں سے آگاہ کیا۔ وہاں دوسرے ممالک کے مقابلہ میں ان تباہیوں کے آنے میں تاخیر کی وجہ بھی بیان فرما دی۔ اور وہ یہ کہ "میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔" گویا آپ کی ہندوستان میں بعثت۔ اور آپ کا اہل ہند کو دوسرے ممالک کے لوگوں کی نسبت پہلے خدا کی امان کے نیچے جمع کرنے کی کوشش کرنا متقاضی تھا۔ کہ خدا تعالےٰ اہل ہند کو دوسروں کی نسبت زیادہ مہلت دیتا۔ مگر تا بکے۔ جب انہوں نے اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور خدا کی امان کے نیچے آنے سے پہلو تہی کی۔ تو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ان کے لئے بھی انذاری پیشگوئیاں کرائیں۔

عذاب الٰہی سے بچنے کا طریق

اس پر بھی اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف جھک جاتے۔ اور حقیقی رنگ میں اس کی پرستش شروع کر دیتے۔ تو یقیناً ہیبت ناک عذابوں سے بچائے جاتے۔ کیونکہ وہ غفور و رحیم خدا جو اپنے بندوں پر نہایت ہی مہربان ہے۔ اپنے اس رسول کے ذریعہ جسے اس نے رحمۃ للعالمین کر کے بھیجا۔ یہ بھی ارشاد فرما چکا ہے۔ کہ وما کان اللّٰہ معذبھم وھم یستغفرون۔ یعنی اگر گناہوں اور بدیوں میں مبتلا بندے خدا کی طرف جھکیں۔ اور اپنے برے اعمال ترک کر کے پھر ان کا نام نہ لینے کا پختہ عہد کریں۔ تو وہ انہیں عذاب میں مبتلا نہیں کرتا۔ لیکن آہ غفلت اور ضلالت میں پڑے ہوئے لوگوں نے خدا تعالےٰ کے پر ہیبت کلام کی بھی کوئی پروا نہ کی۔ اس لئے ضروری ہو گیا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔ اور وہ ہوئے۔ اور اس صفائی کے ساتھ ہوئے۔ کہ کسی سعید الفطرت انسان کو ان کے پورے ہونے میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن لوگوں نے ان کو دیکھا۔ اور جن کی آنکھوں کے سامنے وہ رونما ہوئے۔ وہ پیشگوئیوں کے لفظ لفظ کی تصدیق کر رہے ہیں۔

اس قدر ذکر کرنے کے بعد ہم دوسری بات کو لیتے ہیں۔ اور ان بیانات سے جو چشم دید شاہدوں نے اخبارات میں شائع کرائے یہ دکھاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل خدا تعالےٰ سے علم پا کر جو کچھ بیان فرمایا تھا۔ ۱۵ جنوری کے زلزلہ سے وہ لفظ بلفظ پورا ہو گیا ہے۔

امریکہ وغیرہ سے زیادہ مصیبت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل ہند کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔"

یہ بات ۱۵ جنوری کے زلزلہ کے ذریعہ جس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ایک دو اخبارات کے حسب ذیل الفاظ ملاحظہ ہوں:-

اخبار "ملاپ" (۱۷ جنوری) لکھتا ہے:"خیال کیا جاتا ہے۔ کہ موجودہ نسل کے ہوش و حواس میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ اس قدر طویل زلزلہ آیا ہے۔"

"پرتاپ" (۱۷ جنوری) لکھتا ہے:"آج بعد دوپہر قریباً سوا دو بجے زلزلہ کے ایسے زبردست جھٹکے محسوس کئے گئے۔ کہ اس سے پہلے لکھنؤ کی تاریخ میں ایسے کبھی نہیں آئے۔"

پھر لکھتا ہے:"سائنس کو ترقی دینے والی ہندوستانی ایسوسی ایشن کے ڈاکٹر کرشن لیوی نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میں نے اپنی تمام عمر میں اتنا شدید اور لمبا زلزلہ کبھی نہیں دیکھا۔"

اخبار پرتاپ کے اسی پرچہ میں یہ الفاظ بھی شائع کئے گئے ہیں۔ "آگرہ کی رصدگاہ کا زلزلہ دیکھنے والا آلہ خراب ہو گیا۔ علی پور کی رصدگاہ کے آلہ کے خراب ہو جانے کی وجہ سے زلزلہ کے فاصلہ اور شروع ہونے کے مقام کا کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔"

اخبار "حقیقت" لکھنؤ (۱۷ جنوری) لکھتا ہے:"ایک نوے سال کے بوڑھے نے بتایا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی عمر میں ایسا شدید زلزلہ نہ دیکھا۔ اور نہ سنا۔ یہ پہلی مرتبہ ہے۔ کہ اتنا زبردست زلزلہ محسوس ہوا ہے جس کو خدا کے قہر کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔"

ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۵ جنوری کا زلزلہ ایک نہایت ہی غیر معمولی زلزلہ تھا۔ ایسا کہ اس کی مثال ہندوستان کی موجودہ نسل کو کوئی یاد معلوم نہیں۔ اور اس کی وجہ سے اہل ہند نے دوسرے ممالک کے لوگوں سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اس بارے میں جو کچھ فرمایا تھا۔ اہل ہند نے اس کا اعتراف کر لیا۔

نوح کا زمانہ اور لوط کی زمین کا واقعہ

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہل ہند سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے"۔

چنانچہ وہ نوبت آ ہی گئی۔ "نوح کا زمانہ" اور "لوط کی زمین کا واقعہ" لوگوں نے بچشم خود دیکھ لیا۔ اور جو "بچشم خود" نہ دیکھ سکے۔ انہیں دیکھنے والوں نے حسب ذیل الفاظ میں سُنا دیا:-

اخبار "ملاپ" (۱۹- جنوری) لکھتا ہے:۔ "مظفر پور میں زلزلہ کے سلسلہ میں تباہی کا ایک اور سامان بھی پیدا ہو گیا تھا۔ بھونچال کے ساتھ ہی کئی مقامات پر زمین پھٹ گئی۔ اور شگافوں میں سے پانی دریا بن کر زور سے باہر نکلا۔ جس سے تمام علاقہ میں سیلاب آگیا جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ کئی دیہات پانی میں ڈوب گئے۔ اور تمام طرف پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ سیلاب سے ریلوے لائنیں بھی بہہ گئیں۔ اور تمام سڑکیں اور کھیت زیر آب آگئے ہیں"۔

پھر لکھتا ہے:۔ "زلزلہ کے جھٹکوں کے ساتھ ہی دریاؤں میں بھی طغیانی آگئی جس سے سارے علاقہ میں پانی بھر گیا۔ اور کئی مقامات پر پانچ پانچ فٹ گہرا پانی آگیا۔ ریلوے اور سڑکوں کے تمام پل ٹوٹ گئے ہیں۔ بہت سے مقامات پر جہاں پہلے خشک میدان ہوا کرتا تھا۔ پانی پھیلا ہوا دیکھا گیا اور کئی مقامات پر زمین پھٹی ہوئی تھی۔ گندھک والا پانی اور کیچڑ زمین سے نکل رہا تھا"۔

"ملاپ" نے اپنے اسی پرچہ میں کپتان اے۔ ایچ ڈالٹن کا جنہوں نے سب سے پہلے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر شمالی بہار کے اوپر پرواز کی۔ یہ بیان جو انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ کو دیا شائع کیا ہے:۔ "جب زلزلہ آیا۔ تو زمین بہت سے مقامات پر پھٹ گئی۔ اور اس سے پانچ پانچ فٹ اونچا پانی نکلنے لگا۔ جس سے کنوؤں کا پانی خراب ہو گیا۔ اور ہر طرف طغیانی آگئی"۔

"پرتاپ" (۲۱- جنوری) لکھتا ہے:۔ "لاہری سرائے اور دربھنگہ کے تمام قصبے میں جابجا شگاف پیدا ہو گئے۔ جن میں سے پانی پھوٹنے لگا"۔

۱۵- جنوری سے تھوڑا ہی عرصہ قبل جو تباہ کن سیلاب آئے۔ اور جنہیں لوگوں نے "طوفان نوح" قرار دیا۔ ان کا ذکر ہم گزشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں۔ کہ اس وقت ہندو مسلمان اخبارات نے اعتراف کر لیا تھا کہ ان سے "حضرت نوح کے طوفان کی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ" ہو گئی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے "لوط کی زمین کا واقعہ" دکھاتے ہوئے بھی "نوح کا زمانہ" پیش کر دیا۔ جیسا کہ مندرجہ بالا بیانات سے جو بچشم خود دیکھنے والوں کے ہیں ظاہر ہے۔ اس سے بڑھ کر پیشگوئی کی لفظ بلفظ تصدیق کی۔ اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔

خون کی نہریں

پھر زلزلہ کے متعلق پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "اس قدر موت ہو گی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی"۔

اس کے متعلق ان بکثرت اطلاعات کو نظر انداز کرتے ہوئے جو مختلف مقامات میں ہلاک ہونے والوں کی نسبت اخبارات میں شائع ہوئی ہیں۔ صرف چند ایک بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں:-

"پرتاپ" (۱۷- جنوری) لکھتا ہے:-

"بنارس۔ بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے ہیں۔ ابھی تک اموات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا"۔

"ملاپ" ۱۹- جنوری لکھتا ہے:۔ "شمالی بہار میں بھونچال سے کئی ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے"۔

"مظفر پور۔ اس وقت (۱۷- جنوری) مظفر پور کی گلیوں میں لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ اور اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ ایک ہزار کے قریب آدمی صرف شہر میں ہلاک ہوئے ہیں۔ سینکڑوں اشخاص مکانات کے نیچے دب گئے ہیں"۔

"دربھنگہ میں تقریباً ۳۰۰- آدمی ہلاک ہوئے۔ اور مستی پور کا گاؤں تباہ ہو گیا ہے"۔

"مونگھیر۔ لوکل بازاروں میں اموات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ زائد از ۲۵۰- اشخاص ہلاک۔ اور ۱۰۰۰- مجروح ہوئے ہیں۔ یہ بھی یقین کیا جاتا ہے کہ ابھی بہت سی لاشیں مکانوں کے نیچے دبی پڑی ہیں"۔

"پرتاپ" (۲۱- جنوری) دربھنگہ کے متعلق لکھتا ہے:۔ "کئی آدمیوں کی لاشوں کو مکانات کے ملبوں کے نیچے پڑے پایا۔ زلزلہ کے بعد پولیس تھانوں میں گیارہ صد لاشیں اکٹھی ہو گئیں۔ انہیں میونسپل لاریوں میں شمشان بھومیوں میں پہنچایا گیا۔ قریباً اتنی ہی تعداد پرائیویٹ طور پر جلائی گئی۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ابھی تک مکانات کے ملبوں کے نیچے سینکڑوں لاشیں پڑی ہوئی ہیں"۔

اس کثرت سے اموات ہونے پر خون کی نہریں چلنے میں کیا کسر باقی رہ گئی ہے۔

شہروں کا گرنا۔ اور آبادیوں کا ویران ہونا

زلزلہ کی پیشگوئی کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب ذیل دو فقرے بھی رقم فرمائے تھے:-

(۱) "اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی"۔

(۲) "میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں"۔

۱۵- جنوری کے زلزلہ نے ایسا ہی کر دکھایا۔ ملاحظہ ہوں حسب ذیل بیانات۔

"ملاپ" (۱۷- جنوری) نے اس زلزلہ کی خبریں شائع کرتے ہوئے عنوان یہ لکھا "ہندوستان بھر میں زلزلہ سے تباہی۔ ہزاروں عمارتیں مسمار ہو گئیں"۔

دہلی کی چند ایک عظیم الشان سرکاری عمارتوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا۔ "اور بھی بہت سی عمارتوں کو نقصان پہونچا ہے"۔

کانپور کے متعلق لکھا:۔ "قریباً سات ہزار مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ تین ہزار مکانات کے بعض حصے منہدم ہو گئے ہیں۔ بعض مسجدوں اور مندروں کے گنبد اور کلس گر گئے۔ کرائسٹ چرچ کے گنبد کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ اور صلیب کا نشان جو پہلے ٹیلیگراف آفس کے رُخ تھا۔ اب حضرت گنج کے رُخ نظر آتا ہے"۔

بنارس کے متعلق لکھا:۔ "بہت سے مکانات گر گئے ہیں اور زخمیوں کی تعداد بہت کافی ہے"۔

لکھنؤ:۔ "کئی عمارات شق ہو گئیں"۔

پٹنہ:۔ "سر علی امام کا بنگلہ۔ سر علی امام کا مکان۔ چیف جسٹس کی رہائشی کوٹھی۔ فیڈریشن آفس وغیرہ کئی عمارات کو شدید نقصان پہونچا ہے۔ بہت سے لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ بانکی پور کے میدان میں بہت سے پناہ گزین ہیں۔ بہت سے مکانات کو شگاف پڑ گئے ہیں۔ اور خالی کیا جا رہا ہے"۔

کلکتہ۔ ڈیڈ لیٹر آفس۔ امپیریل بنک۔ جنرل پوسٹ آفس کو بھاری نقصان پہونچا ہے۔ بہت بلڈنگس گر گئی ہیں"۔

"پرتاپ" (۱۷- جنوری) بنارس کے متعلق لکھتا ہے:۔ "تقریباً تمام مکانوں میں شگاف پیدا ہو گئے ہیں۔ کئی گر پڑے ہیں"۔

"راجشاہی" میں بہت سے مکانات گر گئے۔ اور باقیوں کو نقصان پہنچا"۔

"ملاپ" (۱۹- جنوری) لکھتا ہے۔ مظفر پور:۔ "ایک بھی مکان گرنے سے نہیں بچا۔ موتی ہاری دوبارہ بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ سیتا مڑھی۔ چھپرہ۔ اور ڈوگرا کا بھی یہی حشر ہوا ہے"۔

"مونگھیر:۔ زلزلہ سے زبردست تباہی ہوئی ہے۔ تمام مکانات ۵ منٹ کے اندر اندر گر گئے"۔

"پرتاپ" (۲۱- جنوری) لکھتا ہے۔ دربھنگہ:۔ "مہاراجہ کا محل ایک ناقابل شناخت ڈھیر بن گیا"۔

جمال پور:۔ "مکانات اس طرح گرنے شروع ہو گئے۔ گویا وہ کارڈوں کے بنے ہوئے ہیں۔ آن کی آن میں درجنوں مکانات گر گئے۔ بہت سے لوگوں نے رات کھلے میدان میں بسر کی۔ تمام رات کھانے کو کچھ نصیب نہ ہوا۔ ہر ایک کے پاس جو کچھ تھا۔ تباہ ہو گیا"۔

"سیتا مڑھی۔ سب ڈویژن کا علاقہ اجاڑ نظر آتا ہے"۔

یہ اکثر مقامات کے زیر و زبر ہو جانے شہروں کے گرنے۔ اور آبادیوں کے ویران ہونے کی اطلاعات کا نہایت ہی مختصر ذکر ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کی ناقابل انکار صداقت ثابت ہے۔

انسانوں میں اضطراب

پیش آنے والی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔ "انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے"۔

۱۵ جنوری کے زلزلہ نے انسانوں کی جو حالت پیدا کی۔ اور جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا الفاظ کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے۔ اس کے متعلق حسب ذیل بیانات ملاحظہ کئے جائیں:-

"ملاپ" (۱۷- جنوری) کانپور کے متعلق لکھتا ہے:۔ "زلزلہ کے دوران میں لوگ بڑے خوف زدہ ہے۔ لوگ گھروں سے باہر بھاگ گئے"۔

جبل پور:۔ "بازاروں میں سخت سنسنی پھیل گئی"۔

کلکتہ:۔ "سوائے جسٹس بک اور جسٹس جیک کے باقی جج اپنی کرسی عدالت سے بھاگ گئے۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کا کمرہ وکلاء سے بھرا ہوا تھا۔ جب زلزلہ شروع ہو گیا۔ تو جان بچانے کی خاطر سب بھاگ گئے۔ ملزمان نے بھاگ جانے کی کوشش کی۔ اور ایک بھاگ گیا"۔

نواکھالی کی عدالتوں میں سنسنی پھیل گئی۔ وکلاء اور مقدمہ باز عدالتوں سے باہر بھاگ نکلے"۔

"ملاپ" (۱۷- جنوری) پٹنہ کے متعلق لکھتا ہے:۔ "لوگ خیمے لگا کر یا کھلے میدان میں رہ رہے ہیں۔ شہر میں دہشت اور سنسان نظر آتا ہے۔ دوکانیں بند ہیں۔ مکانات خالی کئے جا رہے ہیں"۔

لاہور: بہت سے لوگ اپنے مکانوں سے نکل کر باہر سڑکوں پر آ گئے۔ (ملاپ ۱۶ جنوری)

پرتاپ ۱۶ جنوری لکھتا ہے جبل پور: تمام بازاروں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ بہت سے کلرک گھبرا کر دفتروں سے باہر آ گئے۔

لکھنؤ جتنی دیر جھٹکے رہے۔ سخت سنسنی پھیلی رہی۔ بہت سے لوگ گھروں سے نکل کر کھلے میدانوں کی طرف دوڑے

بنارس "مرد عورتیں اور بچے اپنے مکانوں سے نکل کر آس پاس کے کھلے میدانوں میں جمع ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے لئے سخت تشویش رہی"

پرتاپ ۱۶ جنوری لکھتا ہے۔ "تمام شہر سوتا پڑا ہے۔ مکانات خالی ہو گئے ہیں۔ کئی کھنڈر بن گئے ہیں"

"جھٹکوں سے پیدا شدہ شور سنکر ہائی کورٹ کے جج بار کے ممبر اور تمام کلرک بھاگ کر باہر آ گئے۔ پولیس افسروں نے زیر سماعت قیدیوں کی احتیاط کرنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ کئی قیدی موقعہ پا کر کٹہروں سے چھلانگ لگا کر فرار ہو گئے۔ جھٹکے اس قدر شدید تھے۔ کہ ججوں کو فیصلہ سنانا بھول گیا۔ اور انہوں نے بے تحاشا باہر دوڑنا شروع کر دیا"

ان اطلاعات سے ظاہر ہے۔ کہ انسانوں میں زلزلہ کی وجہ سے کس قدر اضطراب پیدا ہوا۔ (پرتاپ ۱۶ جنوری)

قیامت کا نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے زلزلوں کے متعلق اس قدر تشریحات کرنے کے علاوہ جن کا پہلے ذکر آ چکا ہے۔ ان کے متعلق حسب ذیل جامع مانع الفاظ بھی رقم فرمائے۔ جو تمام تشریحات پر حاوی ہیں۔

(۱) "بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے"

(۲) "وہ دن نزدیک ہیں۔ بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی"

چنانچہ ۱۵ جنوری کو دنیا نے قیامت کا نظارہ دیکھ لیا۔ اور صفائی کے ساتھ اس کا اعتراف بھی کر لیا۔ مثلاً

"زمیندار" ۲۰ جنوری نے زلزلہ سے تباہی کی خبریں حسب ذیل نہایت جلی عنوان کے ساتھ شائع کی ہیں

"صوبجات بہار و بنگال میں زلزلہ کی تباہ کاریوں سے قیامت صغرےٰ کا نقشہ"

اخبار "پرتاپ" ۲۱ جنوری لکھتا ہے:-

"پائونیر میں ایک عینی شاہد کا سنسنی خیز بیان شائع ہوا ہے۔ کہ کس طرح زلزلہ کے دوران میں دریائے گنگا ریت میں گم ہو گیا۔ شخص مذکور کا بیان ہے۔ کہ پہلے ایک زبردست گرج سنائی دی۔ اس کے بعد گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دریائے گنگا کا پانی ریت میں گم ہو گیا۔ کشتیاں اور سٹیمر جھٹکے کے ساتھ کنارے پر چڑھ گئے۔ ۵ منٹ کے بعد بڑے بڑے شگاف پیدا ہو گئے۔ جن سے نہایت شور کے ساتھ پانی نکل کر انسان جتنی بلندی تک جانے لگا۔ اس کے چند سیکنڈ بعد گنگا باقاعدہ بہنی شروع ہو گئی۔ گنگا کے گم ہو جانے سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ وہ باآواز بلند کہہ رہے تھے۔ کہ **قیامت کا دن آ گیا ہے**۔ اور ڈر کے مارے پرماتما سے رکھشا کے لئے پرارتھنا کر رہے تھے۔"

اخبار "سیاست" ۱۲ جنوری لکھتا ہے:-

"کلکتہ سے ہوائی جہاز منگا کر ملک کی حالت کا معائنہ کرایا گیا۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ علاقہ کا علاقہ صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہے ہزاروں انسان ابھی تک مکانات کے ملبہ کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور تمام علاقہ میں ایک **قیامت** برپا ہے"

حق پسندوں سے درخواست

زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریحات اور ان کے پورے ہونے کے متعلق چشم دید شاہدوں کے بیانات پیش کر کے ہم ہر اس شخص سے جس کے دل میں خوف خدا ہے۔ جو حق و صداقت کا جویاں ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے قہری حملوں سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو اس کی امان کے نیچے لانے کا خواہشمند ہے۔ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ سوچے۔ اور غور کرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل جو غیب کی خبریں خدا تعالےٰ سے علم پا کر بیان کی تھیں۔ وہ کس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہیں۔ اب بھی آپ کی صداقت اور آپ کے مامور من اللہ ہونے کا اقرار نہ کرنا۔ دیدہ دانستہ خدا تعالےٰ کے غضب کا مورد بننا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

آسمانی تنبیہ

اس زلزلہ کو جہاں غضب الٰہی کے اظہار کا ذریعہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ وہاں اس بات سے بھی کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس کے آنے کا باعث انسانوں کا خدا تعالےٰ سے منہ موڑ کر دنیا میں منہمک ہو جانا اور بدکرداریوں اور بد افعالیوں میں روز بروز بڑھتے جانا ہے۔ چنانچہ اخبار "زمیندار" ۲۱ جنوری لکھتا ہے:-

"زلزلہ ان آیات الٰہی کی واضح ترین صورت ہے جس کے ظہور پر مشیت ایزدی اس وقت مجبور ہو جاتی ہے۔ جبکہ نوع انسان کی خطا کاریاں حد سے بڑھ جاتی ہیں۔ اور اشرف المخلوقات اپنی شرف جبلی سے عاری ہو کر عصیان و عدوان کے نشہ میں چور ہو جاتا ہے فطرت حقہ اور قدرت لم یزل اس وقت مناسب سمجھتی ہے۔ کہ آیات بینہ سے روگردان اور مخمور بادہ معصیت کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر ہوش میں لائے۔ اور اس پر واضح کر دے۔ کہ ہر چند انسان اپنے افعال و کردار میں مختار ہے لیکن منشائے الٰہی سے بعید ہے۔ کہ وہ اپنے گنہگاروں کو منتہائے ضلالت کی حدود بغیر کسی آسمانی تنبیہ کے عبور کرنے دے۔ اور نشانات ظاہرہ سے۔ ان پر آشکارا نہ کر دے۔ کہ جس راستہ پر وہ جا رہے ہیں۔ وہ یقینی طور پر تباہی اور بربادی کے خطرناک خارستان میں سے گزر رہا ہے۔

۱۵ جنوری ۳۴ء کا زلزلہ تاریخ ہندوستان کے حوادث عظیمہ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے جس کے اثر سے کروڑوں روپیہ کی عمارات و املاک منہدم ہو گئیں۔ اور کثیر التعداد مخلوق خدا کی شمع حیات ہمیشہ کے لئے گل ہو گئی۔ مظفر پور (بنگال) کے مکمل انہدام کا تصور کیجئے۔ اور ان بے شمار کشتگان بلا کی ناگہانی موت ذہن میں لائیے۔ جو کشمکش حیات کی روزانہ مصروفیتوں میں حسب معمول منہمک تھے۔ کہ یکایک برق اجل نے ان کا خرمن ہستی میست و نابود کر دیا۔ اور پھر ان بد بختوں کی واژونی قسمت پر اشک تاسف بہائیے جن کے مادی باقیات وجود شدت تصادم سے اس طرح ریزہ ریزہ ہو گئے۔ کہ انہیں سفر حیات کی آخری منزل یعنے آغوش قبر سے بھی محروم رہنا پڑا۔ اور ان کے قطرہ ہائے خون اور ریزہ ہائے گوشت کو مسمار شدہ مکانات کی ایک ایک اینٹ نے علیحدہ علیحدہ اپنے دامن میں چھپا کر انہیں فاتحہ خوانوں تک کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ دوسری جانب ان خانماں برباد بندگان خدا کے مصائب کی جانب نظر دوڑائیے۔ جو اپنی جانیں بچانے میں کامیاب تو ہو گئے۔ لیکن خانہ و دیوار مسمار ہو جانے کے باعث کھلے میدانوں میں شبانہ روز پڑے رہے۔ جہاں کڑکڑاتی سردی باد خنک کے زہریلے جھونکے۔ اور اس پر ان مفلوکین کی بے سرو سامانیاں قیامت کا منظر پیش کر رہی تھیں اور عیال و اطفال کی آہ و زاری پر پیر فلک کا زہرہ آب ہوا جاتا تھا۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ فرزندان مادر ہندوستان کو کن جرائم و خباثت کی سزا مل رہی ہے؟ ہمارا کونسا مذموم طرز عمل ہے جس پر قدرت الٰہی کو اپنی اس ہیبت انگیز نشانی کے ذریعہ سے ہمیں متنبہ کرنا پڑا۔ ہم کونسی راہ غلط پر جا رہے ہیں؟ یہ سوالات ہیں جن کے جواب کے لئے ہمیں زیادہ کاوش ذہنی کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور ہم اپنی اخلاقی۔ ذہنی معاشرتی اور سیاسی پستیوں پر ایک نگہ بازگشت ڈالنے سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ہماری طاغوت پرستیاں ہماری خود فراموشیاں ہماری وطن فروشیاں۔ ہماری بد اعتقادیاں فی الحقیقت ہمیں تباہی کے عمیق غار کی طرف لے جا رہی ہیں"

آسمانی تنبیہ سے قبل رسول کا مبعوث ہونا

اس آسمانی تنبیہ کی جو ۱۵ جنوری کو زلزلہ کی شکل میں ظاہر ہوئی تشریح اور وضاحت کرتے ہوئے اس کے رونما ہونے کی جو وجہ "زمیندار" نے بیان کی ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے گنہگار بندوں کو منتہائے ضلالت کی حدود بغیر کسی آسمانی تنبیہ کے عبور کرنے دے۔ لیکن اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ قانون بھی جاری ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ ہم اس وقت تک آسمانی تنبیہ (عذاب) نہیں نازل کرتے۔ جب تک رسول نہ مبعوث کر لیں۔ اب جبکہ عذاب الٰہی نازل ہو رہا ہے۔ اور یہ تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ اس کی وجہ نوع انسان کی حد سے بڑھی ہوئی خطا کاریاں ہیں۔ تو اس رسول کا بھی پتہ لگانا چاہیئے۔ جس کا اس قسم کے عذاب سے قبل مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں

معوّذتین کی لطیف تفسیر

ظاہر و باطن کی حفاظت کیلئے خدائی پناہ

نجات خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء

۱۶ جنوری ۱۹۳۲ء رمضان المبارک کے درس القرآن کے خاتمہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصےٰ میں حسب معمول آخری دو سورتوں کا درس دیتے ہوئے حسب ذیل لطیف تفسیر فرمائی۔ (ایڈیٹر)

انسان کی پیدائش

اور اس کی اپنے مقاصد میں کامیابی یہ ایک ایسا باریک مسئلہ ہے۔ کہ ایک وقت اور ایک حالت کے ماتحت انسان اس کو حل نہیں کر سکتا۔ درحقیقت بہت سے لوگوں کو جو ٹھوکریں لگتی۔ اور ناکامیاں پیش آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ

ایک خاص رستہ

اپنے لئے تجویز کر کے خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اس پر چلنے کی وجہ سے وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اور اگر اس پر نہ چلے۔ تو ناکام رہیں گے۔ مثلاً بعض لوگ نماز پر زور دیں گے بعض روزہ پر زور دے دیں گے۔ بعض صدقہ وخیرات پر زور دے دیں گے۔ بعض حسن سلوک پر زور دے دیں گے بعض قومی خدمت پر زور دے دیں گے۔ بعض تنظیم پر زور دے دیں گے۔ بعض تعلیم پر زور دے دیں گے۔ اور یہ

انسانی کمزوری

اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ بسا اوقات نہ صرف ایک چیز پر وہ زور دے دینگے بلکہ دوسری چیزوں کو نظر انداز کر کے انہیں حقیر سمجھنا شروع کر دیں گے۔ حالانکہ انسانی حالت ہر لمحہ بدلتی ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کا سلوک

بھی اس سے ہر لمحہ بدلتا رہتا ہے۔ دنیا میں کوئی چیز اتنی جلدی جلدی تغیر ہونے والی نہیں جتنی انسان کی حالت۔ ہوائیں بدلتی ہیں۔ مگر وہ تبدیل ہونے میں کچھ وقت لیتی ہیں۔ بارشیں آتی۔ اور تھم جاتی ہیں۔ مگر یہ نہیں کہ ایک ایک سیکنڈ کے بعد ان کی حالت بدلتی رہے۔ بلکہ دس پندرہ منٹ یا اس سے کچھ کم یا زیادہ دیر بارش ہوتی رہے گی۔ اور پھر تھم جائے گی۔ اور دھوپ نکل آئے گی۔ اسی طرح دھوپ کی بجائے بارش آنے میں بھی وقت لگتا ہے۔ مگر انسانی قلب کی حالت ہر لمحہ بدلتی رہتی ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم میں ان الفاظ میں اشارہ کیا گیا ہے کہ کل یوم ھو فی شان یعنی ہر وقت

خدا ایک نئی شان میں

ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ بندوں کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ تمہارے تغیر کیساتھ تمہارے خدا کی حالت بھی بدل جاتی ہے۔ جیسے جیسے انسان کے اندر تغیر ہوتا چلا جائے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کے لئے متغیر ہوتا جاتا ہے۔ ایک ساعت پہلے انسان کا ایک اور خدا ہوتا ہے مگر

قلب کی حالت بدلنے کے بعد

دوسرے سیکنڈ میں ہی اس کا اور خدا ہو جاتا ہے۔ خدا تو ایک ہی ہے مگر محبت نیکی معاملات اور حالات کے لحاظ سے جب انسان اپنے اندر تغیر پیدا کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اپنی محبت اور سلوک میں اس سے تغیر کر لیتا ہے۔ اور اس طرح وہ

پہلے خدا سے مختلف

ہو جاتا ہے۔ اس حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی شخص کا یہ کہنا۔ کہ میں خود اپنے لئے فلاں رستہ تجویز کرتا ہوں۔ اور اس سے میں خدا تعالیٰ کو پالوں گا۔

انتہائی بیوقوفی کی بات

ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض انسانی میلانات ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک شخص نسبتاً خدا کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے قرب کا ان

میلانات پر انحصار

نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ صحیح ہے۔ کہ ایک شخص کی نیکی کا پلہ ذکر الٰہی سے بھاری ہو گا۔ اور دوسرے شخص کی نیکی کا پلہ صدقہ وخیرات سے۔ اور تیسرے کا نمازوں سے۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فلاں نے ذکر الٰہی سے نجات حاصل کی۔ فلاں نے صدقہ وخیرات سے نجات حاصل کی۔ یا فلاں نے نماز سے نجات حاصل کی۔ کیونکہ نجات بغیر پل صراط پر چلنے کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پل صراط کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا ہے۔ کہ وہ

تلوار کی دھار سے بھی زیادہ باریک

ہے۔ انسان اگر ذرا پہلو بدلے۔ تو اس کی پل صراط بدل جائے گی۔ تلوار کی دھار کتنی باریک ہوتی ہے۔ بظاہر انسان اپنے آپ کو ساکن سمجھے۔ پھر بھی وہ تلوار کی دھار کے برابر ادھر اُدھر ہو سکتا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہے۔ کہ ذرا سے تغیر سے بھی انسان کی پل صراط بدل جاتی۔ اور اس کی نجات کے حصول کے ذرائع معدوم ہو جاتے ہیں۔ اس حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر عقلمند انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ

نجات انسانی اعمال سے وابستہ نہیں

جب اتنے باریک تغیرات سے انسان کے حالات بدل جاتے ہیں۔ جب ذرا سی غفلت سے وہ کہیں کا کہیں جا پڑتا ہے۔ دوزخ کہیں چلی جاتی ہے۔ جنت کہیں۔ یہ خود کسی طرف ہوتا ہے۔ اور خدا کسی طرف۔ تو وہ انسان جس پر

گھنٹے غفلت کے

آ جاتے ہیں۔ اپنی نجات کا آپ ذمہ وار کس طرح ہو سکتا ہے۔ درحقیقت نجات بعض عارضی انسانی حالتوں اور

دائمی الٰہی حفاظت

کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب آپ کی ایک بیوی نے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کی نجات اعمال سے ہو گی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں عائشہؓ۔ میری نجات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت میں بھی اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھو الاول والآخر۔ لوگ ان بحثوں میں پڑے رہتے ہیں۔ کہ خدا نے دنیا کو کب پیدا کیا

مخلوق کا سلسلہ

خدا نے بعد میں شروع کیا۔ یا اس کے ساتھ ہی چلا آتا ہے۔ اول و آخر میں گو دنیا کی پیدائش کا ذکر بھی ہو۔ مگر درحقیقت ان آیات کے ذریعہ یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ جب تک خدا اول و آخر نہ ہو کسی انسان کی نجات نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے قرآن کریم کی ابتداء میں

اعوذ پڑھنے کا حکم

یا عوذ ...۔ اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ کہ جب تم قرآن پڑھو، تو پہلے اعوذ پڑھ لیا کرو۔ پس اعوذ کا پڑھنا اللہ تعالےٰ نے ہمارے ذمہ قرار دیا۔ اس لئے کہ جب بھی ہم قرآن پڑھیں گے۔ ابتدار سے پڑھیں یا درمیان سے یا آخر سے ہمیں

قرآنی احکام کی تفصیلات

کا علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے اعوذ بھی مختصر رکھا۔ مگر جس وقت انسان قرآن مجید ختم کر لیتا ہے۔ تو ایمان کی باریکیوں سے واقف ہو جاتا ہے اور اس کے سامنے اعمال کی تفصیلات آ جاتی ہیں۔ اسے بتایا جاتا ہے کہ تو یہ کر اور یہ نہ کر۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ ٹھوکروں کی کیا کیا نوعتیں ہوتی ہیں۔ پس چونکہ قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد انسان کا ذہن کھل جاتا ہے۔ اس لئے اسے اعوذ بھی اللہ تعالےٰ نے خود بتایا۔ جو پہلے اعوذ سے بہت

زیادہ وسیع مطالب پر حاوی

ہے۔ اور جس میں مضرات سے بچنے کے لئے کامل دعا سکھائی گئی ہے وہ اعوذ یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب۔ ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان

دو اعوذوں کو آخر میں رکھکر

اور قرآن کریم کے شروع میں اعوذ پڑھنے کا حکم دے کر اللہ تعالےٰ نے اسی مضمون کو ادا کیا ہے۔ کہ ھو الاول یعنے اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو شروع کلام میں اعوذ پڑھو۔ والآخر اور اگر نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو جب قرآن مجید ختم کرو۔ تب بھی اعوذ پڑھو۔ اور

آخر کا اعوذ

ہمیں خود سکھا دیا۔ دنیا کی ابتدار کس طرح ہوئی۔ ہمیں اس سے کیا تعلق؟ فرض کرو یہ ہمیشہ سے ہو۔ تو ہمیں اس کا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یا فرض کرو۔ یہ ہمیشہ سے نہ ہو تو ہمیں اس سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور ہماری نجات یا اعمال سے اس سوال کا کیا واسطہ ہے جس چیز کا ہمارے ساتھ واسطہ اور تعلق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

ہمارے کاموں کی ابتدار اور انتہار

کس طرح ہو۔ کیونکہ اگر ابتدائی اینٹ ٹیڑھی رکھی جائے۔ تو آخر تک عمارت ٹیڑھی چلی جائے گی۔ کسی شاعر نے کہا ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اگر کسی عمارت کی بنیادی اینٹ ٹیڑھی رکھ دو۔ تو خواہ آسمان تک اسے بلند کر دو۔ وہ ٹیڑھی ہی چلی جائے گی۔ بلکہ عمارت کو جتنا زیادہ اونچا لے جاؤ گے۔ اتنا ہی اس کے ٹیڑھے پن میں اضافہ ہوتا جائے گا پس جس اول ہونے کے ساتھ ہمارا تعلق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ھو الاول یعنے خدا ہی اول ہے۔ اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو اپنی

نجات کی بنیاد

اپنے اعمال پر نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی پناہ پر رکھو۔ پھر ممکن ہے۔ کہ تمہیں نجات حاصل ہو جائے۔ اس کے بعد فرمایا۔ ھو الآخر بنیاد رکھ کر اگر عمارت کا خیال چھوڑ دو گے۔ تو بھی وہ خراب ہو جائے گی۔ بنیادی اینٹ خواہ کتنی ہی دعاؤں کے ساتھ رکھی جائے۔ جب تک اس پر آخری اینٹیں بھی درست نہ رکھی جائیں۔ وہ عمارت بابرکت نہیں ہو سکتی نیک لوگوں کے ہاتھوں سے بنیاد رکھوانے کی مثالیں ہر شخص جانتا ہے۔ لوگ اپنے مکانوں کی بنیادیں رکھاتے ہیں۔ مگر بعض ہوشیار لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو بنیاد رکھاتے وقت بھی دعا کراتے ہیں۔ اور عمارت کی تکمیل پر بھی دعا کراتے ہیں۔ غرض جب کوئی انسان

نیکی کی عمارت

کھڑی کرنا چاہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وہ پہلی اینٹ خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے رکھائے۔ اسی طرح ضروری ہے۔ کہ جب وہ نیکی کی تعمیر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔ تو اس وقت بھی خدا تعالےٰ کے ہاتھ سے

آخری اینٹ

رکھائے۔ قرآن کریم کی ابتدار میں جو ہم اعوذ پڑھتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ سے اپنی نیکی کی بنیاد رکھاتے ہیں۔ اور جب آخر میں اعوذ پڑھتے ہیں۔ تو گویا خدا تعالےٰ کے ہاتھوں اس

تقوےٰ کے مکان کا افتتاح

کراتے ہیں۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں۔ ایمان کی عمارت مکمل نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک گر ہے۔ جو میں نے بتا دیا۔ باقی دعا کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس کی تفصیلات میں نہیں جا سکتا۔ اس لئے ترجمہ اور مختصر تفسیر کر دیتا ہوں:-

میں اللہ کے نام پر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنیوالا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو کہہ اعوذ برب الفلق میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس ادنیٰ حالت سے اعلےٰ حالت تک آہستہ آہستہ پہنچانے والے خدا کی۔ جس کے قبضہ میں تمام روشنیاں اور جس کے قبضہ میں

کائنات کا ذرہ ذرہ

ہے۔ من شر ما خلق میں پناہ مانگتا ہوں اس سے۔ کسی ایک شیطان کی برائی سے نہیں۔ کسی ایک خطرہ یا کسی ایک ہلاکت سے نہیں۔ کیونکہ جس وقت میں قرآن شروع کر رہا تھا۔ اس وقت مجھے تفصیلات کا علم نہ تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ نیکی کتنی وسیع ہے۔ اور مجھے معلوم نہ تھا۔ کہ شیطان کن کن راہوں سے آتا۔ اور ہلاکت کے کتنے گڑھوں میں انسانوں کو گراتا ہے۔ مگر اب چونکہ مجھے

تفصیلات کا علم

ہو چکا۔ ایمان کا ایک مکان بن چکا۔ تو مکان کے بیسیوں رستے ایسے ہوتے ہیں۔ جن سے ہلاک کرنے والی چیزیں اندر داخل ہو سکتی ہیں بیسیوں نوافذ اور سوراخ ہوتے ہیں۔ کئی دروازے اور کئی کھڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ تمام رستے ایسے ہوتے ہیں۔ جن سے

نقصان پہنچانے والی چیزیں

اندر داخل ہو سکتی ہیں۔ پھر صحن کھلا ہوتا ہے۔ جس میں اوپر سے چیزیں گر سکتی ہیں۔ کئی امراض کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ وبا ؤں سے متاثر ہو کر چوہے اندر آ جاتے ہیں۔ روشن دانوں سے چور کود کر آ سکتے ہیں۔ کھڑکیوں اور دروازوں سے دشمن آ سکتا ہے اور قسم قسم کے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے من شر ما خلق۔ ابتلا قرآن مجید پڑھنے کے بعد سمجھ گیا۔ کہ

خطرات کے رستے

ہزاروں نہیں۔ لاکھوں ہیں۔ اس لئے میں بھی کسی ایک خطرہ کو مخصوص نہیں کرتا بلکہ کہتا ہوں کہ جو کچھ تو نے پیدا کیا اس کے مضرات سے مجھے اپنی پناہ میں رکھ۔ ومن شر غاسق اذا وقب۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ کے بعد جب ترقیات کا راستہ ملتا اور

نور کا مینار

روشن دکھائی دیتا ہے۔ اس وقت اگر اندھیرا پیدا ہو جائے۔ تو وہ پہلی حالت سے بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوتا ہے۔ جیسے انسان جب روشنی سے یکلخت اندھیرے میں آ جائے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا۔ روحانی مراحل طے کرتے ہوئے اس قسم کی حالتیں مومن پر آتی رہتی ہیں۔ قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے کہ

قبض اور بسط

دونوں حالتیں مختلف اوقات میں مومن پر طاری ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ اسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا خدا اس کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بسط والی حالت ہوتی ہے دوسری حالت میں اسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جو نور اسے نظر آیا تھا وہ غائب ہو گیا۔ کئی نادان ایسی حالت میں مایوس ہو جاتے ہیں اور عین کامیابی کے سرے پر پہنچ کر ناکام رہتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ جو کچھ انہیں نظر آیا۔ وہ شاید نور نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من شر غاسق اذا وقب۔ اے خدا جب نور حاصل ہو جائے تو قبض کی حالت میرے لئے

روحانی موت کا موجب

نہ ہو جائے۔ بلکہ ترقی کا موجب ہو۔ ومن شر النفاثات فی العقد اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہوتی ہے۔ جس سے لوگ تعلقات کو باطل کر دیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب انسان

کامیابی کے مقام پر

پہنچ جاتا ہے۔ جب نہ قبض اس کے لئے

ٹھوکر کا موجب

ہوتا ہے۔ اور نہ بسط اسے ہلاک کر سکتا ہے۔ اسے کہا جاتا ہے۔ اے انسان تو کمل ہو گیا۔ جا اور اپنے بھائیوں کی خبر لے۔ تب وہ اس طرف توجہ کرتا ہے۔ مگر جب وہ لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ بدیاں چھوڑ دو۔ اور

نیکی اختیار کرو

تو من شر النفاثات فی العقد۔ لوگ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اب تم بھی ہمیں نصیحت کرنے لگے ہو وہ اس کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ اور سارے

تعلقات محبت محو

ہو جاتے ہیں۔ اپنی جماعت میں میں نے دیکھا ہے۔ کئی آدمی جب احمدی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں۔ اب ہمارا تمام علاقہ احمدی سمجھئے۔ میں مسکرا دیتا ہوں کیونکہ میرا ہزاروں مرتبہ کا تجربہ ہے کہ کوئی بارسوخ آدمی جب احمدی ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے زیر اثر تمام لوگ احمدی ہو جائیں گے مگر جب انہیں وہ تبلیغ کرتا ہے تو وہ مخالف ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پھر وہی شخص مجھے لکھتا ہے۔ مجھے

ہجرت کی اجازت

دیجئے۔ کیونکہ لوگ سخت مخالف ہیں۔ ہر سال اس قسم کے کئی واقعات ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن سلام کے متعلق جو پہلے یہودی تھے اور بعد میں اسلام لائے۔ یہی خیال تھا کہ چونکہ یہ بارسوخ آدمی ہیں۔ اس لئے ان کے ایمان لانے کی وجہ سے اگر تمام یہود نہیں تو اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر ان کے ایمان لانے کے بعد یہود کی یہ حالت ہو گئی کہ یا تو وہ حضرت عبد اللہ بن سلام کے متعلق کہا کرتے تھے کہ یہ ہم میں سے

بہترین آدمی

اور بہترین آدمیوں کی اولاد ہیں۔ اور یا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ یہ ہم میں سے بدترین آدمی اور نالائقوں کی اولاد ہے۔ تو فرمایا۔ جب قبض و بسط کی حالت کے بدنتائج سے انسان بچ جاتا اور اسے

تبلیغ کا حکم

دیا جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کی جو گت بنتی ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے بھی خدا تعالیٰ کی پناہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں بعض دفعہ والدین دشمن ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ بیوی بچے مخالف ہو جاتے ہیں بعض دفعہ بھائی بہنیں مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دفعہ دوست عزیز اور باقی رشتہ دار مخالفت کرتے ہیں۔ مگر جب انسان اس کی بھی برداشت کر لیتا ہے۔ تو من شر حاسد اذا حسد۔ ایسے حاسد پیدا ہو جاتے ہیں جو اسے ترقی یافتہ حالت سے گرانا چاہتے ہیں۔ پہلی حالتوں میں لوگ دشمن بن کر اسے ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس حالت میں دوست بن کر اس سے حسد کرتے ہیں۔ غرض کوئی زمانہ لے لو۔

شیطان انسان کے ساتھ

رہتا ہے۔ جب خدا نہیں ملا ہوتا اس وقت بھی شیطان ساتھ ہوتا ہے جب خدا ملتا ہے تب بھی شیطان دھوکہ دینے کے لئے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ اور جب قبض کی حالت پیدا ہوتی ہے تو کہتا ہے کیا اسی نور کے لئے تم نے اتنی کوششیں کیں۔ کیا خدا تجھے مل گیا۔ کیا اس نے تیرے ساتھ وفاداری کی۔ اگر انسان محروم القسمت ہو۔ تو وہ اس نور کے حاصل کرنے کے لئے مزید جد و جہد چھوڑ دیتا اور اس طرح جو کچھ حاصل ہوا ہو اسے بھی ترک کر دیتا ہے۔ لیکن جو شیطان کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ بلکہ ثابت قدم رہتا ہے۔ اسے پہلے اپنے

نفس سے جنگ

کرنی پڑتی ہے۔ اسے فتح کرے تو دنیا سے لڑائی لڑنی پڑتی ہے۔ اسے بھی جیت لے تو حاسدوں سے جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ایک نظارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دکھایا۔ اب اس کے بعد ایک اور نظارہ نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ قل اعوذ برب الناس۔ پہلے اس کی تبلیغ انفرادی تھی مگر پھر مجموعی لحاظ سے دنیا سامنے آجاتی ہے۔ اسی طرح اس کے اردگرد پہلے اس کے دوستوں کا مخصوص حلقہ تھا اور انہی سے اس کے تعلقات تھے۔ مگر پھر ساری

دنیا سے مجموعی لحاظ سے تعلقات

پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے دنیا کا مجموعی شر اور دنیا کا مجموعی خیر اس کے سامنے آجاتا ہے۔ روزانہ حالت تو اس کی ایسی تھی۔ کہ مثلاً زید دشمن ہے اس کی دشمنی سے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہے یا بکر کے حسد سے بچنا چاہتا ہے۔ مگر اب وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں اکیلا نہیں۔ زمین کے پاتال میں بھی اگر ذرا سا تغیر واقع ہو۔ تو اس کا مجھ پر اثر پڑتا ہے۔

ستاروں کی گردشیں

مجھ پر اثر ڈالتی ہیں۔ پس وہ سمجھتا ہے کہ منفرد چیزوں کے ساتھ ہی میرا تعلق نہیں۔ بلکہ کائنات کے ساتھ مجموعی لحاظ سے بھی تعلق ہے گویا

تمدن کا انتہائی مقام

جو پہلے اس کی نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے سامنے آجاتا ہے۔ اس لئے اسلام اس کا بھی حل پیش کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ قل اعوذ برب الناس کہہ میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس خدا کی جو تمام انسانوں کا رب ہے پہلے رب الفلق سامنے تھا۔ مگر اب رب الناس سامنے ہوتا ہے۔ کہیں دنیا میں کوئی انسان ہو۔ ویرانوں میں رہتا ہو یا۔ آبادی میں۔ حتیٰ کہ

سائبیریا کے جنگلوں میں

اگر کوئی غریب شخص رہتا ہو تو یہ سمجھتا ہے کہ اس کی غربت مجھ پر بھی لوٹ کر آ سکتی ہے۔ پھر اگر امریکہ کی ترقی یافتہ بستیوں میں کوئی شخص گناہ کر رہا ہے تو وہ بھی لوٹ کر مجھ پر اثر ڈالتا ہے۔ اسی طرح اگر شام میں کوئی شخص نیکی کر رہا ہے تو اس کا حصہ بھی ایک دن مجھے ملے گا۔ تو اعوذ برب الناس میں پناہ مانگتا ہوں۔ اس خدا کی جو تمام انسانوں کا رب ہے۔ کہ ربوبیت کے لحاظ سے جو عام اثرات مجھ پر ہوتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ خیر ہے یا شر اگر شر ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بچائے۔ اور اگر خیر ہے تو اس سے متمتع فرمائے۔ پھر فرمایا۔ ملک الناس۔ انسان کی

دنیوی ترقی

کے لحاظ سے ملوکیت کا بھی انسان پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ملوکیت تمدن کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور تمدن میں کہیں بھی تغیر ہو رہا ہو۔ وہ دوسروں پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دیکھ لو یورپ نے جب سود کو ترقی دی۔ تو مسلمانوں نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور کہا ہمیں کیا؟ اگر

سود پر تجارت

کرتے ہیں۔ تو انگریز نہ کہ ہم۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب مسلمان اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ کہ سود لیں۔ اور جواز سود کے لئے وہ مسئلہ اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ کہ کیا سود کے بغیر کوئی تجارت ترقی کر سکتی ہے۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا۔ کہ پہلے وہ خیال کرتے تھے۔ وہاں کی ملوکیت ایسا کر رہی ہے۔ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے لیکن آہستہ آہستہ اس نے اپنا

گہرا اثر

جما لیا۔ اس قسم کے اثرات سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھلائی۔ پھر فرمایا۔ الٰہ الناس۔ مذہب کے لحاظ سے بھی یہی حال ہے مذہبی لحاظ سے جب بھی دنیا میں کوئی خیال یا عقیدہ پیدا ہوا۔ ممکن نہیں کہ لوگ اس کے اثر سے بچے رہے ہوں۔ مسلمانوں میں

توحید کا عقیدہ

تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا۔ کہ گو دوسری قوموں نے اسلام قبول نہ کیا۔ مگر توحید کے قائل ہو گئے۔ اور اس طرح وحدانیت ان میں پھیل گئی۔ دوسری قوموں میں

شرک

موجود تھا۔ مسلمانوں نے اسے کچلنے کی کوشش نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج مسلمانوں میں شرک موجود ہے۔ مسلمانوں کی ظاہری نیکی غیروں میں چلی گئی۔ اور دوسروں کی

باطنی خرابی

ان میں پیدا ہو گئی۔ گویا دوسروں کا ظاہر انہوں نے اچھا کر دیا۔ اور ان کا باطن غیروں نے خراب کر دیا۔ پھر فرمایا۔ من شر الوسواس الخناس۔ الذی یوسوس فی صدور الناس۔ خناس اسے کہتے ہیں جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جائے۔ من الجنۃ والناس خواہ یہ وسوسہ بڑوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ یا چھوٹوں کے دلوں میں۔ امیروں کے بچے ان کے نوکروں سے خراب ہو جاتے ہیں۔

66

اور امیر اپنی امارت کے گھمنڈ میں متکبر ہو جاتے ہیں۔ غرض چھوٹے بھی خراب ہو جاتے ہیں اور بڑے بھی۔ اس لئے فرمایا کہ کہو۔ میں پناہ مانگتا ہوں اس امر سے کہ کوئی وسوسہ ڈالنے والا وساوس پیدا کر دے۔ بڑوں کے سینوں میں یا چھوٹوں کے سینوں میں۔ یا وسوسے ڈالنے والا بڑوں میں سے ہو یا چھوٹوں میں سے۔ میں ان سب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یہ

تفصیلی آعوذ

ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا۔ کیونکہ قرآن مجید کے مطالعہ کے بعد جب انسانی نگاہ وسیع ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت اجمالی آعوذ کافی نہیں ہو سکتا۔ پس ان دونوں صورتوں میں ایک تو ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ھوالاول والاخر۔ دوسرے ان سورتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ والظاھر والباطن۔ یعنی ہمارے ظاہر کو بھی وہی بچا سکتا ہے اور ہمارے باطن کی بھی وہی حفاظت کر سکتا ہے۔ اسی رنگ میں بندے کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اسی رنگ میں اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

چونکہ ان سورتوں کے ساتھ درس رمضان ختم ہوتا ہے۔ اس لئے حسب دستور اب میں دعا کروں گا۔ کچھ لوگوں کی تاریں آئی ہیں۔ ان کے نام بھی میں سنا دیتا ہوں۔ لیکن

دعا کے متعلق ایک ہدایت

بھی میں دینا چاہتا ہوں۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد میں نے محسوس کیا ہے کہ مجھے وہ بات بیان کر دینی چاہیئے۔ گو اس سے پہلے بھی کئی دفعہ میری نظر اس طرف پھری۔ مگر ٹھہری نہیں تھی اب میں وہ بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ دعا کے لئے جب لوگوں کے نام پڑھے جاتے ہیں۔ تو یہ امید رکھنی کہ آپ لوگوں کو دعائیں یہ تمام لسٹ یاد رہے گی۔

ایک ناممکن امر

ہے۔ مجھے ہی اس دن ہزار کے قریب دعا کے لئے رقعے پہنچ جاتے ہیں۔ پھر ایک ایک رقعہ میں بعض دفعہ پچاس پچاس نام لکھے ہوتے ہیں۔ اگر یہ تمام تعداد ملالی جائے۔ تو پانچ چھ ہزار نام ہو جاتے ہیں۔ پس اول تو تمام نام دعا کے وقت ذہن میں نہیں آ سکتے۔ اور اگر آ بھی جائیں۔ تو زیادہ سے زیادہ آدھ گھنٹہ دعا کے لئے وقت ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں اگر پانچ چھ ہزار آدمیوں کے نام ہی گنے جائیں۔ تو بمشکل ختم ہوں یا شاید ختم ہی نہ ہو سکیں۔ اس لئے اگر میں صرف نام لے لے کر دعا کروں۔ تب بھی ناممکن ہے کہ تمام لوگوں کا نام لیا جا سکے۔ مگر خیر آپ لوگوں کے سامنے تو اتنے نام نہیں ہوتے پندرہ بیس لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خرچ کر کے تاریں بھیجی ہیں۔ کہ انہیں بھی اس موقع پر دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ نام بھی آپ لوگوں کو دعائیں یاد نہیں رہ سکتے اس لئے میں دعا کا طریق بتا دیتا ہوں۔ ہمارا معمول یہ ہے کہ جب کسی کا رقعہ پڑھا جاتا ہے تو ساتھ ساتھ دعا کرتے جاتے ہیں۔ اور بعد میں

مجموعی طور پر سب کے لئے دعا

کی جاتی ہے۔ پس جس وقت نام پڑھے جاتے ہیں۔ دراصل وہی دعا کا وقت ہوتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ جب لوگوں کے نام سنائے جا رہے ہوں۔ تو کئی لوگ آپس میں باتیں کرتے رہتے ہیں یا دھیان ان کا کسی اور طرف ہوتا ہے۔ اصل طریق یہ ہے کہ جب نام لئے جائیں اس وقت انسان اپنے قلب کی حالت دعا والی بنا لے جو نام پڑھے جائیں۔ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی جائے۔ تا انسان دھوکہ باز نہ بنے۔ کہ باہر جا کر تو یہ کہے کہ میں نے سب کے لئے دعا کی۔ مگر حقیقت میں اس نے دعا نہ کی ہو۔ اپنے لئے تو ہر شخص روپیٹ سکتا ہے۔ حقیقی درد وہ ہے۔ جس کا دوسرے کے لئے اظہار ہو۔ اس نصیحت کے بعد میں دوسری بات یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں

محسنوں کے احسانات کا شکریہ

ادا کرنے کا ایک ہی ذریعہ بتایا ہے اور وہ دعا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے احسانات کے بدلہ میں ہم کیا دے سکتے ہیں۔ اب تو آپ فوت ہو چکے۔ لیکن فرض کرو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس زمانہ میں ہوتے۔ تو ہم آپ کے احسانات کے بدلے میں کیا کر سکتے۔ بالکل ممکن ہے ہم میں سے ہزاروں کھڑے ہو کر اپنی جان و مال آپ پر قربان کر دیتے اور تن کے کپڑے تک اتار کر

انتہائی ایثار کا ثبوت

دیتے۔ مگر پھر بھی ہم آپ کے احسانات کے شکریہ سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ان احسانات سے سبکدوش ہونے کا ایک ذریعہ بتایا جو درود ہے۔ گو کامل طور پر ہم پھر بھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہیئے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی مدارج کیلئے دعائیں

کریں۔ مگر درود صرف لفظی طور پر نہیں بلکہ دعا کے رنگ میں پڑھنا چاہیئے۔ علاوہ اس کے کہ درود پڑھنا ہمارا فرض ہے۔ اسے

دعا کی قبولیت کے ساتھ گہرا تعلق

ہے۔ اور درود کی دعا اسی رنگ میں مانگنی چاہیئے۔ جس طرح انسان اپنے بیوی بچوں کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

عظیم الشان احسان

ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم آپ کو بھی درود میں شامل کریں اور اس درود کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں آتا ہے۔ محض قیاسی نہیں ہے۔ الہامات میں آتا ہے کہ مومن تجھ پر درود پڑھیں گے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود

پڑھنا چاہیئے۔ تاہم آپ کے احسانوں سے کسی قدر سبکدوش ہو سکیں پھر سلسلہ کی ترقی کے لئے بحیثیت مجموعی دعا کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہمارے راستہ میں جس قدر روکیں ہیں۔ وہ دور ہو جائیں۔ اور اس ضمن میں جس قدر پہلو ذہن میں آ سکیں۔ تمام کے لئے دعا کی جائے۔ مثلاً مبلغین ہیں وہ بھی دعا میں یاد آ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ وطنوں سے بے وطن ہو کر

اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے کوششیں

کر رہے ہیں۔ پھر جنہوں نے تکلیف اٹھا کر ان روزوں کے ایام میں درس دیا ہے۔ ان کے لئے اور ان کے اہل و عیال کے لئے بھی دعا کی جائے۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے تاروں کے ذریعہ دعا کی درخواست کی ہے وہ بھی اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ چونکہ دعا کے وقت تمام یاد نہیں آ سکتے۔ اس لئے اب میں فہرست سنا دیتا ہوں۔ دوست ساتھ ساتھ ہر ایک کے لئے دعا کرتے جائیں۔

نوٹ:۔ اس کے بعد حضور نے تاریں بھیجنے والے اصحاب کے نام سنائے اور ان کی حاجات بیان کیں۔ اور پھر تمام احباب بمعیت لمبی دعا فرمائی۔

میاں عبدالکریم مفقود الخبر اپنے گھر پہونچ گیا

حکیم محمد یونس صاحب احمدی کی قابل تعریف کوشش

کچھ عرصہ سے شیخ علم الدین صاحب خیاط احمدی جموں کا بھتیجا مسمی عبدالکریم مفقود الخبر تھا۔ جس کی وجہ سے اس کے والدین کو سخت تکلیف تھی۔ شیخ صاحب کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اخبار اور خطوط کے ذریعہ احباب جماعت کو عزیز کی تلاش کے متعلق تحریک کرایا تھا۔ اب شیخ صاحب نے حضرت صاحب کے حضور لکھا ہے کہ عزیز واپس آ گیا ہے۔ عزیز کی تلاش میں مکرمی حکیم محمد یونس صاحب نیگووالہ۔ ضلع رتناگری نے قابل تعریف کام کیا ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کا لڑکا سخت بیمار تھا۔ اسے نازک حالت میں چھوڑ کر تلاش میں لگے رہے۔ اور پتہ لگا لیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

پرائیویٹ سکرٹری

اخبار فاروق کا دوبارہ اجرا

امید ہے۔ کہ جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی حسب ذیل درخواست نہایت توجہ سے پڑھی جائے گی۔ اور جلد سے جلد اس کا عملی جواب دیا جائے گا۔

ناظرین الفضل کو یہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق نے سال ۱۹۳۳ء سے بوجہ کمی خریداران و زیر باری قرضوں کی فاروق اخبار بند کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اپیل و ارشاد متعلق فاروق نے مجھے اپنے ارادہ کو فسخ کرنے پر آمادہ کر دیا۔ علاوہ ازیں اکثر احباب نے جو جلسہ پر تشریف لائے اور جو نہ آ سکے۔ انہوں نے بذریعہ خطوط مجھے مجبور کیا۔ کہ فاروق کو جو کہ سلسلہ احمدیہ کا ایک دیرینہ خادم ہے جس طرح بھی ہو۔ بند نہ کیا جائے۔ قوم اس کی خریداری بڑھانے کی پوری کوشش کرے گی۔ ان امیدوں پر میں نے فاروق کو دوبارہ نئی شان کے ساتھ بڑی تقطیع پر شائع کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور یقین ہے۔ کہ دوست حضرت صاحب کے ارشاد کو بسر و چشم مانتے ہوئے فاروق کے لئے جدید خریدار عطا فرما کر ثواب حاصل کریں گے۔ صرف ایک ہزار خریدار ہو جانے پر فاروق انشاء اللہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا اس کے واسطے میں نے یہ تجویز سوچی ہے۔ کہ ناظرین "الفضل" سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں سے پانسو خریدار عطا کر دیں اور یہ کوئی بڑی تعداد نہیں ہے۔ باقی پانسو فاروق کے سابقہ خریدار ملا کر فاروق مہیا کر لیگا۔

اب میں ہر ایک ناظر الفضل سے یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ خود فاروق کے خریدار نہیں اور وسعت رکھتے ہیں۔ کہ خریدار بن جائیں تو وہ فاروق کی خریداری منظور کریں۔ اور اگر یہ صورت نہ ہو۔ تو اپنے احباب میں سے کم از کم ایک خریدار فاروق کے لئے عطا کریں۔ یا چند احمدی دوست مل کر ایک پرچہ فاروق کا اپنی جماعت کے لئے خریدیں۔ اور ہر ایک انجمن احمدیہ مشترکہ چندہ سے ایک ایک فاروق خریدے۔ تو یہ پانسو خریدار ایک مہینہ کے اندر پورے ہو جائیں گے۔ اور آپ کو کچھ مشکل نہ پڑیگی۔

فاروق انشاء اللہ آپ کو تبلیغ کا اتنا مسالہ بہم پہنچا دیگا۔ کہ آپ سلسلہ کے ہر مخالف کو تبلیغ کر سکیں گے۔ اور فاروق ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان سے شائع ہوگا۔ بڑی تقطیع پر اعلےٰ مضامین جو مفید اور قابل دید ہوں گے۔ آپ کی نظر سے گزریں گے۔ اس کی سالانہ قیمت صرف چار روپیہ ہے۔ جو چھ چھ ماہ میں دو قسطوں سے بھی ادا ہو سکتی ہے۔ امید ہے۔ کہ ناظرین الفضل میری اس درخواست کو جو حضور خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد جلسہ سالانہ کے ماتحت ہے

سونگڑہ میں تبلیغ احمدیت

ایک سال سے احمدیان سونگڑہ اور خصوصاً احمدیان محلہ رسول پور مخالفوں کے مظالم کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔ ہر طرح سے ان کو تکالیف دی جاتی ہیں۔ ان کے باغات اور اموال کو تباہ کرنے کی بے حد کوششیں کی گئیں۔ بایں ہمہ ہمیں پورا کا پورا امید ہے کہ جب تک مخالفت نہ ہو۔ تب تک ترقی بھی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس ایک سال کے عرصہ میں خداوند کریم کے فضل سے چھ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے۔ جن میں سے پہلے چار کی درخواست بیعت تو جا چکی ہے اب دو کی درخواست بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ روانہ کی ہے۔ سب سے زیادہ مخالفت اور نقصان اس عاجز کو پہنچایا جاتا ہے۔ چنانچہ مخالفین کے سردار نے علانیہ اس عاجز سے کہا۔ کہ خبردار تم ہم سے کلام نہ کرنا۔ عاجز نے کہا۔ کہ کیا صرف میں اکیلا یا دوسرے احمدی بھی اس پر اس نے کہا۔ کہ صرف تم سے ہی کہتا ہوں۔ آخر کار اسی شخص کو خدا نے عاجز سے کلام کرنے پر اس طرح مجبور کر دیا۔ کہ جب سیرۃ النبیؐ کا جلسہ ختم ہوا۔ تو اس کے دوسرے یا تیسرے دن وہ مع اپنی جماعت کے تقریباً پندرہ بیس آدمیوں کے اخبار الجمعیۃ کا وہ پرچہ لے کر جس میں آٹھ اعتراض سیرۃ النبیؐ کے جلسہ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے احمدیوں پر کئے گئے تھے۔ عاجز کے مکان پر آ موجود ہوئے۔ اور ان اعتراضات کے جوابات کا مطالبہ کیا۔ مگر عاجز نے ان اعتراضات کو نقل کر کے اس وقت مصلحتاً دوسرے وقت جواب دینے کے لئے کہا۔ وہ اعتراضات محض عوام کو دھوکا دینے اور جلسہ سے روکنے کے لئے تھے۔ آخر یکے بعد دیگرے تمام اعتراضات کے جواب دیئے گئے۔ اس سے وہ شخص خوب متاثر ہوا۔ اور اسی دن سے سلسلہ کی کتابیں دیکھنے اور تحقیق کرنے لگ گیا۔ گویا عاجز سے کلام کرنا جو شخص سم قاتل سمجھتا تھا۔ اب وہ خوب اچھا سلوک کرتا اور بعض وقت مالی امداد بھی کرتا ہے۔

(خاکسار سید عبد الحکیم احمدی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگڑہ ضلع کٹک)

ایک احمدی بھائی کا پتہ درکار ہے

چودھری عبد الکریم صاحب ٹیلر ماسٹر جو کچھ عرصہ ہوا شاہجہانپور میں مقیم رہ چکے ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ سردار محمد صاحب پنجابی کے ہاں اور پھر بہادر گنج میں محمد امین خانصاحب کی دکان کے قریب دکان لیکر سلائی کا کام جاری کیا تھا ان کے پتہ کی ازحد ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ یا وہ خود اخبار دیکھیں۔ تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر خاکسار کو اطلاع دیں۔

(سید محمد میاں سیکنڈ مولوی - ہائی انگلش سکول بھیوا - ضلع شاہ آباد صوبہ بہار)

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا اعلان

تمام احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کے حسب ذیل حضرات مورخہ ۲۵/۱۲/۳۳ کو حصہ داران کے اجلاس عام میں ڈائرکٹر منتخب ہوئے ہیں:

(۱) جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب تاجر سکندر آباد

(۲) جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لا، ایم۔ ایل۔ سی لاہور

(۳) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان

(۴) جناب شیخ محمد صدیق صاحب تاجر۔ اوکاڑہ

(۵) جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب۔ قادیان

(۶) خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ قادیان

(۷) حضرت مرزا شریف احمد صاحب قادیان

(۸) جناب شیخ عبد الواحد صاحب ٹھیکہ دار قادیان

(۹) جناب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر قادیان

(۱۰) جناب چودھری محمد عظیم صاحب باجوہ ہوزری اکسپرٹ تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ

ان احباب میں سے مشینری کے متعلق رپورٹ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ جو کہ اپنی رپورٹ ڈائرکٹرز کے اجلاس میں مورخہ ۲۸/۱/۳۴ کو پیش کرے گی۔ اس کے بعد انشاء اللہ العزیز بہت جلدی عملی کام شروع کر دیا جائے گا۔

احباب سے التماس ہے۔ کہ حسب استطاعت جسقدر کمپنی کے حصص خرید فرما سکیں۔ خرید کر کمپنی کو شکریہ کا موقعہ دیں۔ تمام قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لئے دفتر سے خط و کتابت فرمائیں

(خاکسار منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان)

صلوٰۃ الادیان

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب احمدی از ننکانہ نے مندرجہ بالا نام سے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں مختلف مذاہب کے طریق عبادت درج کر کے۔ اپنے خالق و مالک کی عبادت کرنے والوں کے لئے یہ بات معلوم کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ کہ سب سے اعلےٰ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ فطرت انسانی کے مطابق طریق عبادت کونسا ہے۔ چنانچہ اسلامی عبادت اور طریق عبادت کو جس مختصر رنگ میں انہوں نے پیش کیا ہے۔ اس سے اسکی برتری ظاہر ہے۔ رسالہ کی قیمت صرف ۲/ ہے۔ احباب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ صاحب سے منگا کر مطالعہ فرمائیں۔

دوستوں کو اطلاع

نظام جان اینڈ سنز دوا خانہ معین الصحت نے جلسہ سالانہ سے پہلے بھی اطلاع دی تھی۔ کہ ہم نے بجم فروری ۱۹۳۴ء تک اپنے دوا خانہ کی اشتہاری ادویات میں خاص رعایت کر دی ہے۔ لہٰذا اب دوبارہ آگاہی کیواسطے لکھا جاتا ہے۔ تاکہ ہر ایک دوست فائدہ اٹھا سکیں اور ساتھ ہی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی شہادت محبوب عنبری اور حب اطہرا کے متعلق اور باقی ہماری دوکان کی ادویات کے متعلق آپ کی رائے قابل غور ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم میں گزشتہ سال ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ جس کی وجہ میرا بدن اس قدر دبلا ہو گیا۔ کہ گوشت کے لحاظ سے بلا مبالغہ نصف رہ گیا۔ یہانتک کہ اصل بیماری زائل ہونیکے بعد بھی بدن میں کوئی معتدبہ ترقی نہ ہوئی۔ اسمیں کچھ میری عمر کا بھی دخل تھا۔ اسکے لئے کئی دوائیں میں نے استعمال کیں۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور اس پر ایکسال کا عرصہ گذر گیا۔ اخیر میں حکیم نظام جان صاحب نے مجھے محبوب عنبری کی ایک شیشی دی۔ اسکے استعمال سے مجھے نمایاں فائدہ ہوا۔ یہانتک کہ اب میرا بدن بیماری کی پہلی حالت سے بھی بہتر ہو گیا ہے۔ اور یہ غیر معمولی فائدہ میرے لئے محرک ہوا۔ کہ میں ان حبوب کی تعریف میں کچھ لکھدوں۔ تاکہ اور حاجتمند بھی ان سے فائدہ اٹھائیں۔ حکیم نظام جان صاحب کی اشتہاری دواؤں کی نسبت ایک خاص بات معلوم کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو اشتہاری دوا رائج ہو جاتے۔ اور اسکے اجزاء قیمتی ہوں۔ تو عموماً انکے بنانے میں بے احتیاطی برتی جاتی اور قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل ڈالنے شروع کر دیتے ہیں مثلاً کستوری کی جگہ تیزپات کے پتے جو کوڑیوں بکتے ہیں۔ اور موتیوں کی جگہ سیپ جو سستی چیز ہے ڈالدیتے ہیں۔ اور گو حکماء نے کیفیت کے لحاظ سے ان کو ان کا بدل لکھا ہے۔ مگر ان قیمتی دواؤں کا جو بالخاصیت اثر ہوتا ہے۔ وہ ان بدلوں میں ہرگز نہیں ہوتا۔ اور وہ سارا نسخہ بیکار ہو جاتا ہے۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے حب اطہرا میں جو قیمتی اجزاء رکھے ہیں۔ حکیم نظام جان صاحب کی دوکان پر وہی قیمتی اجزاء اب بھی اسمیں ڈالی جاتی ہیں۔ جس سے مجھے یقین ہے کہ دوسرے نسخوں میں بھی یہ ضرور احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ اور آج کل اشتہاری اطباء میں یہ وصف بہت ہی کم پائی جاتی ہے۔ جو انہیں ہے۔ میں اس پر نظام جان صاحب حکیم کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ۲۲ ۱/۲ محمد سرور شاہ۔ المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دوا خانہ معین الصحت قادیان

گکرے! گکرے!! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر اس مرض کے لئے علاج **سرمہ نورانی** ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ **سرمہ نورانی** کا روزانہ کا استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ ع۔ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ **مفت** طلب فرمائیے۔

دلکشا سنون:۔ دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کے لئے واحد منجن ہے۔ اس سے پایوریا جیسا موذی مرض بھی جڑھ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی تولہ ...

دلکشا ہیر آئل:۔ بالوں کیلئے از بس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۱۹ اونس کی شیشی عہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک۔ ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کنار سی رونس:۔ عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ۔ تین شیشیاں للعہ۔ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر **مفت** طلب فرمائیں۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان۔ پنجاب

شفاخانہ رفیق حیات کی تیر بہدف چند ادویات

تیل عنبری

بغیر کسی قسم کی سوزش تکلیف کے کمزور اور سست پٹھوں کا بیرونی شرطیہ علاج ہے

قیمت صرف دو روپے۔ (عہ)

قبض کشاء

صرف ایک گولی کھانے سے بغیر کسی قسم کی تکلیف اور بدمزگی کے قبض رفع ہو کر طبیعت خوش و خرم ہو جاتی ہے۔

قیمت فی شیشی پچاس گولی نو آنہ (۹؍)

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

تعریف نام سے ہی ظاہر ہے دماغی۔ ذہنی اور اعصابی کمزوریاں کو دور کر کے صاحب اولاد بنا دیتی ہے!

رعائیتی قیمت

فی شیشی خوراک ایک ماہ صرف اڑھائی روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

قادیان کا قدیمی مشہور عالم بینظیر تحفہ!

سرموں کا سرتاج

بچوں سے بڑوں تک کیلئے نہایت مفید اور بے ضرر نہایت ہی قابل قدر اور مقوی بصر ادویات کا مجموعہ کمال احتیاط اور کیمیاوی اجزا کے باقاعدہ تناسب سے تیار کیا جاتا ہے۔ فی تولہ دو روپیہ

ضعف بصر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے۔ خارش۔ سرخی۔ ناخونہ وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔

تریاق معدہ رجسٹرڈ

سخت سے سخت غذا منٹوں میں ہضم۔ بدہضمی۔ قراقر۔ بادگولہ درد کھٹے ڈکار۔ اپھارہ۔ ریاح سینہ کی جلن کمی بھوک قبض وغیرہ وغیرہ کیلئے شرطیہ اکسیر ہے

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنہ

افروز

قیمت فی شیشی ایک اونس ایک روپیہ عہ

طبی دنیا میں نئی ایجاد۔ عمل جراحی کی حیرت انگیز دوائی مغلائی کانٹوں والا پھوڑا بغیر اپریشن کے چند دنوں میں شرطیہ نابود۔ داد چنبل۔ خارش کیلئے تریاق ہے

موتی منجن

قیمت فی شیشی دس آنہ ۱۰؍

کیڑوں کا قاتل۔ گوشت خورہ کیلئے تریاق۔ درد کیلئے اکسیر دانتوں کو موتی کیطرح سفید چمکدار بنانے کے علاوہ کل امراض دندان کیلئے شرطیہ مفید ہے۔

ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب

کٹ پیس منگوانے سے پہلے

ٹریکٹ کٹ پیس تھوک لسٹ مفت منگوا کر ملاحظہ کریں۔

منیجر دی فٹ کوٹ کمپنی رنچھوڑ لائن کراچی

بجلی کا منظور شدہ سکول

پنجاب بھر میں صرف سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہی ہے۔ جو گورنمنٹ ریگنائیزڈ ہے۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے جداگانہ کلاسز ہیں۔ داخلہ جنوری میں شروع ہوتا ہے پراسپکٹس جن میں وزیر تعلیم پنجاب اور انسپکٹر آف انڈسٹریز کی رائیں درج ہیں۔ مفت بھیجے جاتے ہیں۔

منیجر

رشتہ مطلوب ہے

ایک مخلص احمدی نوجوان جس کی عمر ۲۸-۲۹ سال کی ہے۔ اور محکمہ ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ اور پی۔ ڈبلیو۔ ڈی گوجرانوالہ ڈویژن لاہور میں ٹھیکہ دار ہے بھٹی قوم ہے۔ اس کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اس کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی شریف الطبع ہو۔ ذات پات کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ پتہ ذیل پر خط و کتابت کی جائے۔ منشی خادم علی احمدی مختار سردار کرتار سنگھ صاحب ٹھیکہ دار کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ کھیوہ کلاس والہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گلینسی کمیشن کی سفارشات کے ماتحت کشمیر گورنمنٹ نے جو فرنچائز کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے۔ رپورٹ متفقہ ہے۔ اس میں دس فی صدی بالغ مردانہ آبادی کو حق رائے دہی دیا گیا ہے۔ ۷۵ ارکان کی ایک اسمبلی مقرر کرنے کی سفارش کی ہے۔ جن میں ۱۶ اسٹیٹ کونسلرز ہونگے۔ مسلمانوں کی تعداد سرکاری ممبروں کو نکال کر ۳۲ اور ہندوؤں کی پچیس ہو گی۔ ۱۴ ممبران علاقوں سے نامزد کئے جائیں گے۔ جہاں انتخاب ناممکن ہے۔ ان میں سے ۲ مگیلہ ہندو۔ ۲ لداخ کے بدھ اور ایک سری نگر کا ہندو ہو گا۔ کمیٹی کی سفارش ہے کہ صدر اسمبلی جوڈیشل منسٹر ہوا کرے۔ اور وہی دفتر اسمبلی کا مستقل انچارج رہے۔ ذیلدار۔ سفید پوش۔ نمبردار۔ وکلاء حکیم۔ ڈاکٹر۔ امام۔ مفتی۔ قاضی۔ گرنتھی۔ پنڈت۔ پادری۔ سکول ماسٹر۔ فوجی پنشنرز۔ مڈل پاس لوگ۔ بیس روپیہ لگان ادا کرنے اور ریاست میں کم سے کم چھ سو روپیہ کی جائداد رکھنے والوں کو حق رائے دہی دیا گیا ہے۔ اسمبلی کی کارروائی اردو میں ہوا کرے گی۔ اور ہر ممبر کے لئے اردو لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے۔ انتخابات تین سال کے بعد ہوا کریں گے۔

پیرس سے ۲۰ جنوری کی خبر ہے۔ کہ ہندوستانی ہوا باز منموہن سنگھ لنڈن سے کیپ ٹاؤن تک پرواز کرنے کے عزم سے روانہ ہوا۔ مگر پیرس کے قریب مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے جہاز کو زمین پر اتار رہا تھا۔ کہ وہ ایک درخت سے ٹکرا کر گر پڑا۔ ہوا باز کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور دو زمینداروں نے اسے ہسپتال پہنچایا۔

جاپانی وفد ۲۰ جنوری کو افغانستان جانے کے ارادہ سے پشاور پہنچ گیا۔ یہ وفد وزیر خارجہ جاپان کے نمائندوں کی حیثیت سے دونوں ممالک میں تعلقات کی استواری کی غرض سے وہاں جا رہا ہے۔ اور ایک ماہ وہاں قیام کرے گا۔

کپورتھلہ کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ایکٹ انتقال اراضی نافذ ہو گیا ہے۔ جس کے رو سے کسی ڈگری کی وصولی کے لئے زراعت پیشہ لوگوں کی اراضی قرق نہ ہو سکیں گی۔ ۲۵ سال تک رہن ہو سکتی ہیں۔ اور اس عرصہ کے بعد خود ہی فک متصور ہونگی۔ لیکن اس رہن کے وقت بھی مرہون کے گذارہ کے لئے زمین کا ایک حصہ چھوڑنا ضروری ہو گا۔

زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے وائسرائے نے ریلیف فنڈ جاری کیا ہے۔ جس میں خود پانچ ہزار روپیہ دیا ہے۔ ملک معظم نے ایک سو اور ملکہ معظمہ نے پچاس پونڈ ارسال کئے ہیں۔ باشندگان کلکتہ نے پچاس ہزار روپیہ دیا ہے۔ جرمنی اور جاپان کی حکومتوں کی طرف سے پیغامات ہمدردی موصول ہوئے ہیں۔

زلزلہ کی وجہ سے ایسٹ انڈیا ریلوے کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا اندازہ لگانا محال ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صرف جمال پور میں ریلوے کا پچاس لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔

جاپان گورنمنٹ نے سابق شاہان چین کے حقیقی وارث کو مانچوکو کا بادشاہ بنا دیا ہے۔ اور اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ یکم مارچ ۳۴ء کو اس کی تخت نشینی کی رسم ادا ہو گی۔ اور پھر اس کے ساتھ جاپان گورنمنٹ ایک نیا معاہدہ کرے گی۔

جاپان کپڑے کے علاوہ سیب بھی ہندوستان میں کثرت سے بھیجنے لگا ہے۔ چنانچہ بمبئی سے ۲۱ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ گذشتہ ۵ ہفتوں میں ۵۰ ہزار سے زائد پیٹیاں بمبئی پہنچ چکی ہیں۔

فرانس کی طرف سے جرمنی کو افواج کی زیادتی کے متعلق جو نوٹ بھیجا گیا تھا۔ برلن سے ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے اس کا جواب بھیج دیا ہے۔ جو ۱۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر ہٹلر نے لکھا ہے کہ صرف دو لاکھ فوج جرمنی کی حفاظت کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے اس کی فوجی طاقت میں اضافہ پر کسی قسم کا اعتراض نہ ہونا چاہئے۔

امریکہ کی دو ہوا باز عورتوں نے قریباً دس دن تک مسلسل پرواز کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ جو اس سے پہلے ۶ دن اور ۱۴ گھنٹہ تھا۔ مگر اب ۹ دن ۲۱ گھنٹے اور ۵۳ منٹ ہو گیا ہے۔

کلکتہ سے ۲۲ جنوری کی خبر ہے۔ کہ بہار واڑیسہ اور بنگال میں ابھی تک زلزلے آ رہے ہیں۔ نیپال کی ایک اطلاع ہے۔ کہ وہاں بھی کئی شہر تباہ ہو گئے ہیں۔ پٹنہ کے قریب سیتا مڑھی کا جیل گر گیا۔ اور قیدی سب بھاگ گئے ہیں۔ ابھی تک ان کی تلاش کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی۔

سر جارج شوسٹر فائنس ممبر حکومت ہند اپنے عہدہ سے اپریل میں سبکدوش ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ریٹائر ہونے کے بعد آپ ریزرو بنک کے گورنر ہوں گے۔

ہندو اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ سر ہیری ہیگ ہوم سکرٹری حکومت بنگال کو دہشت انگیزوں کے ساتھ صلح کرنے پر آمادہ کرنے گئے ہیں۔ اور آپ کی تجویز تھی۔ کہ انقلاب پسندوں کو رہا کر دیا جائے۔ آپ نے اس خبر کی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ دہشت انگیزوں کے خلاف زیادہ مؤثر کارروائی کرنے کے لئے میں حکومت بنگال سے مشورے کرتا رہا ہوں۔

سی پی کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے چیف سکرٹری نے بتایا۔ کہ گاندھی جی اس صوبہ سے ۷۵ ہزار روپیہ جمع کر کے لے گئے ہیں۔ اس وقت تک ان کی کل جمع شدہ رقم دو لاکھ روپیہ سے زیادہ ہو گئی ہے۔

بنگال کونسل کے موجودہ اجلاس میں ہوم ممبر ایک مسودہ قانون پیش کر رہے ہیں۔ جس کے رو سے اسلحہ یا مادہ آتشگیر رکھنے والے کو سزائے موت دی جا سکے گی۔ اور سیاسی نظر بندوں یا قیدیوں سے ہمدردی کرنے والے اخبارات کی ضمانت ضبط کر لی جایا کرے گی ہوم ممبر تحریک کریں گے۔ کہ یہ بل کونسل کی سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

سی پی گورنمنٹ نے سرکاری ملازموں کو گاندھی جی کی تحریک کے سلسلہ میں جلسوں۔ جلوسوں وغیرہ میں شرکت کرنے یا روپیہ دینے کی ممانعت کر دی ہے۔ ایک ممبر کے سوال کے جواب میں حکومت نے اس سرکلر کی نقل کونسل میں پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

لنڈن سے ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ حکومت برطانیہ نے جرمن گورنمنٹ کو ایک زبردست نوٹ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ برطانوی لوگوں نے جرمنوں کو جو ۲½ کروڑ پونڈ قرض دیا ہوا ہے اگر وہ اس کا سود ادا نہ کرے گی۔ تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائیگی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جرمنی کا جو مال برطانی حدود میں پڑا ہے اس پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

ریاست کپورتھلہ میں ہندو مہا سبھا نے ایک اشتہار بعنوان "ہندوؤں کی المناک داستان" شائع کیا تھا۔ جس کی وجہ سے ۲۱ جنوری کو دل مذکور کا سیکرٹری گرفتار کر لیا گیا۔

زلزلہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے امرتسر یونین پریس نے ایک ہزار پونڈ کی رقم بذریعہ تار ارسال کی ہے۔

سر آغا خاں مہاراجہ صاحب کی دعوت پر ۲۲ جنوری کپورتھلہ پہنچ گئے۔ جہاں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔

بنگال کونسل میں ۲۲ جنوری کو ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا۔ کہ اس وقت ۱۷۹۹ اشخاص نظر بند ہیں۔ اور کہ ۳۳-۱۹۳۲ء کی گرانٹ کے علاوہ ۲۵۱۳۷ روپیہ کی مزید رقم چٹاگانگ میں مزید افواج کے تقرر اور ۲۱۳۲۴ روپیہ ملٹری بارکوں کی تعمیر کے لئے منظور کیا گیا ہے۔

جاپانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے ۲۲ جنوری کو وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ جاپان مشرق بعید میں صلح کا واحد علمبردار ہے۔ وہ سب کے ساتھ صلح رکھنا چاہتا ہے۔ سوویٹ یونین کی سرحد پر جاپانی افواج کے اجتماع کی خبر غلط ہے۔ البتہ چین میں کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں جاپان کے لئے تشویش کا موجب ہو رہی ہیں۔

بمبئی سے ۲۱ جنوری کی خبر ہے کہ جنوبی ہند کی ایک اسلامی ریاست سردارگاہ کے حکمران حسن داد خان کو تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی بنا پر برطرف کر دیا ہے۔ اور ریاست کا انتظام ایک ایجنسی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

نمائش ہند لاہور کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ نمائش میں ۲۸ جنوری تک توسیع کر دی گئی ہے۔ مہاراجہ پٹیالہ ۲۶ کو انعامات تقسیم کریں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی